بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ہے مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ال ۲۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۴۴ — سلسلہ جدید جلد ۲

۱۳۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

نمبر ۴۴ — سلسلہ قدیم جلد ۵

گرچہ گوہم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر کسی ایک
کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کو
اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہی للعہ
عام قیمت پیشگی ہے۔ غربا سے جنکی آمد
ماہوار ۵ ہو یا کم صرف عہ۔ عام قیمت مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ ہر جو صاحب تاریخ اجرا سے
ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ
نکرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی جو
اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم
کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین
نہین ملسکیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی
جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ
ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک
رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا
چاہیے۔ لوکل ...... عہ افریقہ للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکران مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کی وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی نہین بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہین۔

نمبر ۴۴ | بدر مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ | جلد ۲

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت کا خاتمہ شہر لنڈن میں ایک مشہور سہ ماہی رسالہ بنام لنڈن کوارٹرلی ریویو شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے ماہ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ایڈیٹوریل کے صفحات میں ایک مضمون دین عیسوی کے انجام کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی تحریک ایڈیٹر رسالہ مذکور کو اس کتاب کے پڑھنے سے ہوئی ہے جو کہ حال میں شکاگو یونیورسٹی کے لائق پروفیسر ڈاکٹر جین فاسٹر صاحب نے تحریر کر کے شائع کرائی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یسوع کی الوہیت۔ اس کے معجزات اور اس کے الہامی مذہب پر ایمان لانا اب بیسوی صدی کے تعلیم یافتہ انسانوں کے واسطے بالکل ناممکن ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ یسوع کے حواریوں اور رسولوں کا مذہب اب پرانی بات ہے اور یہ مہذب اس زمانہ کے لایق نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ان دو اقوال کو نقل کر کے رسالہ لنڈن ریویو کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیسوی مذہب کا کچھ نشان باقی بھی رہے گا یا کہ یہ سارا ٹھیچر ٹوٹ پھوٹ کر خاک میں مل جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ باقی نہ رہ جاوے گا۔ صرف یسوع کا نام باقی رہے گا۔ اور وہ بھی خدا کا بیٹا نہیں۔ نہ جہان کا منجی۔ بلکہ صرف انسان کا بیٹا خود انسان یسوع۔ صرف ایک ایسا یسوع دنیا کے عقیدہ میں باقی رہ جائیگا جس نے نہ کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ نہ مردوں میں سے جی اٹھا تھا۔ نہ کوئی بڑا کلام اس کے منہ سے نکلا تھا۔ اسکی اخلاقی تعلیم شریفانہ تھی مگر اب بالکل ناممکن العمل ہو چکی ہے۔ عیسوی مذہب کو اب قائم رکھنے کی کوشش کرنا اسے اور بھی فنا کرنا ہوگا

ترقی اسلام اس خبر کو سنکر کہ روس میں بہت سے عیسائی مسلمان ہونے کو طیار ہیں۔ ایک امریکہ کا اخبار لکھتا ہے کہ گو یہ خبر کسی قدر مبالغہ آمیز ہے۔ تاہم اسمیں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بنسبت عیسائیت کے اسلام کا مذہب بہت جلد ترقی کر رہا ہے۔

قمار باز پادری شہر نارتھ سکرینٹن کے پادری ڈی وٹ صاحب بہ سبب قمار بازی کی عادت کے جو ان کے گرجہ کے نمازیوں کو ناپسند تھی اپنے عہدے سے مستعفی ہوئے۔

یسوع کا انجام ڈی۔ تھوفی لس صاحب نے امریکہ کے ہفتہ وار اخبار بنام ٹرتھ سیکر مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک عجیب مضمون شائع کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسوع مسیح اور اس کے ساتھیوں کو پختہ یقین تھا کہ وہ یہودیوں کی سلطنت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے واسطے آئے چنانچہ اسی واسطے حکم تھا کہ کپڑے فروخت کر کے بھی تلواریں خرید کرو سلطنت اور حکومت کا خیال آخری وقت تک ان کے دل میں پختہ طور پر سمایا ہوا تھا یہانتک کہ یسوع کے صلیب پر چڑھائے جانے نے انکی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا اور اس وقت ان کو یقین ہو گیا کہ یہ تمام تانا بانا ایک وہم پر مبنی تھا۔ چنانچہ یسوع نے بھی نہایت ناامیدی کے کلمات آخر کار اپنے منہ سے نکالے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکی موت ایمان پر نہ تھی بلکہ کفر پر تھی اور وہ بالآخر (نعوذ باللہ) کافر ہو کر مرا۔

تھوفی لس صاحب کا یہ قول چنداں تعجب انگیز نہیں رہتا جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود عیسائی لوگ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع ملعون ہوا تھا اور لعنت اور کفر کا مفہوم ایک ہی ہے۔ حضرت عیسے کے سر پر کتنا بڑا احسان اسلام اور بانی اسلام کا ہے کہ اسلامی کتب حضرت عیسے کو ان الزامات سے پاک کرتی ہیں ورنہ انجیلوں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ تو یہی ہے کہ خود عیسائی قوم اس کو لعنتی اور کافر قرار دیتی ہے۔

جنگی قوم انگرسول کا قول ہے کہ عیسائی قوم دنیا میں سب سے بڑھکر جنگی قوم ہے۔ جسقدر جنگ کے ہتھیار عیسائیوں نے ایجاد کئے ہیں کسی قوم نے آجتک نہیں کئے عیسائی قوم جب اپنے اغراض کے واسطے کسی قوم کے ساتھ جنگ شروع کرتی ہے تو کسی بات کی پرواہ نہیں کرتی۔

شراب ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ شراب جلانے کے کام آتا ہے جس لیمپ میں شراب جلایا جائے اس میں سے دھواں نہیں اٹھتا شراب کے اندر مردہ اجسام عجائب خانوں میں رکھے جاتے ہیں تو وہ سڑنے نہیں پاتے۔ شراب کی گیس کے ساتھ بڑے بڑے انجن چلائے جا سکتے ہیں۔ شراب سفری چولہوں میں جلایا جا سکتا ہے۔ غرض شراب کے کئی ایک استعمال ہیں۔ لیکن بڑے بیوقوف وہ لوگ ہیں جو شراب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ ناجائز استعمال یہ ہے کہ لوگ اس کو اپنے پیٹ میں ڈال لیتے ہیں۔ حالانکہ خوراک کو بجائے ہضم کرنے کے وہ خوراک کو ہضم ہونے سے محفوظ رکھتی ہے آجکل کی پیٹنٹ دوائیوں میں اکثر شراب ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے استعمال سے بھی حتے الوسع بچنا چاہئے۔ جیسا کہ کوئلہ اور مٹی کا تیل عمدہ شے ہے مگر جلانے کے واسطے نہ کہ کھانے کے واسطے ایسا ہی شراب کا استعمال بھی اور طریقوں سے اچھا ہے لیکن اسکا پینا سخت مضر ہے۔

مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور بخیر و عافیت ولایت کے سفر سے واپس ہندوستان آگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۳ ۔ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

خداتعالیٰ کی تازہ وحی

۳۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ کتاب حقیقۃ الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونے والا ہے ۔ اُس کے متعلق خیال تھا ۔ تو الہام ہوا ۔

یاتیک من کل فج عمیق ۔ یاتون من کل فج عمیق ۔ یاتیک رجال نوحی الیہم من السماء

ترجمہ ۔ ہر ایک دور کے راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ہر ایک دور کے راہ سے تیرے پاس تحائف لائیں گے تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائیں گے ۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے ۔

ایک پورا نا الہام قریب پچیس سال کا

شخصے پائے من بوسید و من گفتم کہ سنگ اسود منم

اخبار قادیان

حضرت اقدس بہ خیر و عافیت ہیں اور تین چار روز سے صبح کے وقت سیر کے واسطے باہر تشریف لے جایا کرتے ہیں ۔

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ بابو غلام محمد صاحب ۔ بابو عبد العزیز صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ ۔ بابو محمد اشرف صاحب بابا چٹو و احمد الدین صاحب لاہور سے ۔ خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ بعارضہ دق فوت ہو گئیں ۔ اللہ تعالےٰ جنت نصیب کرے ان کے متعلق مفصل ذکر صفحہ ۴ پر ہے ۔

گذشتہ ہفتہ کے روز مسٹر گاڈلے انسپکٹر صاحب مدارس نے بمعہ اسسٹنٹ انسپکٹر لالہ جگل کشور صاحب و ڈسٹرکٹ انسپکٹر و اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدرسہ کا معائینہ کیا ۔ اور مدرسے میں بہت باتوں میں نمایاں ترقی پاکر بہت خوش ہوئے ۔ مفصل رپورٹ رائے بک کے آنے پر لکھی جائیگی صیغہ اپر پرائمری میں آٹھ میں سے چھ پاس ہوئے ۔ جو بہت عمدہ نتیجہ ہے اور اپر پرائمری کے اول مدرس ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے واسطے قابل تعریف ریمارکس کا موجب ہے ۔ جمناسٹک اور ڈرل میں بالخصوص طلباء نے بہت ترقی کی ہے ۔ جو کہ ورزش ماسٹر مامون خان کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے ۔

"دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ"

بیگم صاحبہ مرحومہ

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ قریباً پانچ ماہ سے بعارضہ امراض سِل ودق بیمار تھیں اور آخر وہ صدمہ کا دن جس کا خوف دامنگیر ہو رہا تھا آ گیا اور بیگم صاحبہ نے گذشتہ شنبہ کے دن ۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو نماز فجر کے وقت اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی اور آٹھ سال کے عرصہ میں جس قدر محبت اور اطاعت اور ہمدردی کے ساتھ مرحومہ اپنے خاوند کے واسطے قرۃ العین کا موجب ہوئیں وہ نیک بیویوں کے واسطے ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ مرحومہ کے اس چھوٹی عمر میں ایسا جلد انتقال کر جانے کا حال تو اسی دن سے ظاہر ہو رہا تھا۔ جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرۃ نواب صاحب کو ایک رقعہ میں لکھا تھا۔ کہ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ والا الہام (جو کہ اخبار بدر مورخہ ۲ر مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا تھا۔) آپ کی بیگم صاحبہ کے مطابق ہے۔ اس الہام کے علاوہ مرحومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الہام یہ بھی ہوا تھا۔ کہ امۃ الحفیظ۔ اور اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ مگر اس جگہ یہ نہیں ظاہر ہوتا۔ کہ حفاظت سے مراد حفاظت جسم ہے یا حفاظت روح مرحومہ کے متعلق چند روز گذرے۔ حضرت اُم المومنین نے بھی ایک رویا دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب وہ وقت قریب ہے۔ کہ بیگم صاحبہ حُسن خاتمہ کے ساتھ اور ایمانی حالت کی عمدگی کے ساتھ اس جہان سے کوچ کر جائیں۔ مذکورہ بالا وحی آلہی جو کہ اخبار بدر مورخہ ۲ر مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مرحومہ کے متعلق تھی۔ اس کے الفاظ جیسا کہ درج اخبار ہوئے تھے۔ اس طرح سے ہیں۔

۲۵ر فروری۔ الہام۔ دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ۔ اس کے بعد رویا میں دیکھا۔ کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے۔ آئی ہے اور کہتی ہے۔ کہ میری بیوی یکایک مر گئی۔ یہ سُن کر میں اُٹھا ہوں۔ کہ اپنے گھر میں اطلاع کر دوں۔ کہ پہلا الہام پورا ہو گیا اور پگڑی لی اور عصا ہاتھ میں لیا اور چلنے کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔

اس الہام آلہی میں یکایک کا مرنا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ مرحومہ کی عمر بہت تھوڑی تھی اور بیماری بھی تھوڑا عرصہ رہی اور وہ بھی اوائل میں کوئی خطرناک معلوم نہ ہوتی تھی بلکہ معمولی معلوم ہوتی تھی۔ صرف آخری دنوں میں زیادہ تر خوفناک ظاہر ہوئی۔ ورنہ سِل دق کے مریض برسوں تک زندہ رہتے ہیں۔

مرحومہ ایک ذہین عورت تھی اور تعلیم یافتہ تھی۔ اور تعلیم کا اکثر حصّہ اپنے پیارے خاوند نواب صاحب سے حاصل کیا تھا جس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ مرحومہ نواب صاحب موصوف کی دوسری بیوی تھی۔ اور آپ کی پہلی بیوی مرحومہ کی بڑی بہن تھی۔ جس کی وفات پر نواب صاحب موصوف کا نکاح مرحومہ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور اپنی بڑی بہن کے ایام زندگی میں بھی مرحومہ کی رہائش زیادہ تر نواب صاحب کے گھر میں اپنی بہن کے پاس ہوتی تھی اور نواب صاحب موصوف سے تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اس تعلق کے علاوہ مرحومہ نواب صاحب کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن نواب صاحب موصوف کی پہلی اولاد کے ساتھ (جو کہ مرحومہ کے ہمشیرزاد ایک لڑکی تین لڑکے ہیں) اس کو بہت محبت اور انس تھا اور ہر طرح سے ان کی تربیت اور حفاظت میں ساعی رہتی تھیں۔ مرحومہ میں یہ سب خوبیاں تھیں۔ لیکن سب سے بڑی بات جو اُس کے متعلق قابل ذکر ہے یہ ہے۔ کہ مرحومہ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود کے ساتھ نہایت مخلصانہ ارادت کا تعلق تھا۔ اور آپ کے دعاوی پر اس کو سچا ایمان تھا اور باوجود ایک دولتمند ہونے کے اس تعلق بیعت کے نباہنے میں کوئی شے اس کے واسطے سد راہ اور حجاب کا موجب نہ ہوتی تھی۔ اپنے قابل فخر خاوند کے ساتھ اُس نے اپنے وطن کو ترک کر کے اور عالی شان وسیع مکانات کو چھوڑ کر دین کی خاطر گویا تنگ اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کرنا دل کی خوشی کے ساتھ قبول کیا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو بہشتی مقبرہ میں جگہ دی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ساتھ قادیان کے باہر باغ کے متصل میدان میں اس کے واسطے نماز جنازہ ادا کی اور مرحومہ کے دفن ہونے تلک اس کی قبر پر موجود رہے۔ اللہ تعالیٰ اس محترمہ کو جنّت میں جگہ عطا فرمائے اور اس کی مغفرت کرے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت اقدس جب بمعہ جماعت نماز جنازہ کے واسطے قادیان سے باہر تشریف لائے۔ تو نواب صاحب موصوف کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی قضا و قدر میں جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ لیکن آپ نے بیشک خدمت کا حق پورے طور سے ادا کر دیا ہے۔ فرمایا افسوس ہے۔ کہ اُن کی بیماری کے ایام میں میں خود بھی بیمار رہا۔ اور حق دعا کا جو تھا وہ پورے طور پر ادا نہ ہو سکا۔ اگرچہ نمازوں میں بھی مَیں نے ان کے واسطے دُعا کی۔ مگر مجاہدہ کے ساتھ ایک دو رات نے ان کے واسطے دُعا میں نہ لگا سکا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ اور صبر کا اجر دے اور نعم البدل عطا فرمائے خدا رحیم و کریم ہے۔ مگر اُس کے ہر کام میں کوئی حکمت مخفی ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصائب پر جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اجر عظیم دیتا ہے اور دنیا اور آخرت میں ان کو برکات عطا کرتا ہے۔

مرحومہ نے اپنی وصیت میں اپنے تمام مال کا دسواں حصّہ اشاعت اسلام کے واسطے لکھا ہوا تھا۔ اللّٰھم اغفرہا

بلادِ اسلامی

نواب صاحب بہاولپور کی دینداری و فیاضی

ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس نعمت اور شرف کو انہوں نے اپنی ذات ہی تک محدود نہیں رکھا۔ بلکہ ریاست بھر میں بہانگ دہل صلائے عام دی گئی ہے۔ کہ جو مسلمان حج کرنا چاہے۔ مگر سفر خرچ کی استطاعت نہ رکھتا ہو اُسے بہاولپور سے مکہ معظمہ تک آنے جانے کا خرچ اور زاد راہ ریاست دیگی۔ نواب صاحب ممدوح ۱۵ نومبر کو اپنے دار الریاست سے روانہ ہو جائینگے۔ ع بسفر رفتنت مبارکباد

روسی مسلمان:۔ اس وقت روس میں دو کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ جو نہایت متقی پرہیزگار اور خوش حال ہیں مادری زبان قدیم ترکی ہے۔ مگر عربی اور فارسی میں گفتگو کر سکتے ہیں۔ روسی حکومت کی طرف سے تین قاضی بارہ بارہ سو روپیہ تنخواہ پاتے ہیں۔ جو مقدمات اور معاملات کا فیصلہ کرتے ہیں اور مفتی شرع کی تنخواہ چوبیس سو روپیہ ہے جو مسائل مذہبی کے متعلق فتوے دیتا ہے محکمہ قضا و استفتاء کی طرف سے ہر اسلامی قصبے میں امام و موذن مسجدوں میں مقرر ہیں۔ اور نماز باجماعت ہوتی ہے۔ ہر جمعہ کو وعظ ہوتا ہے۔ وہاں کے مسلمان لہو و لعب سے متنفر ہیں یہ تماشوں اور تھیٹروں میں شریک نہیں ہوتے ہر پیشہ کے لوگ اپنے اپنے پیشہ میں مصروف ہیں۔ عورتیں تربیت اولاد اور انتظام خانہ داری میں مشغول رہتی ہیں۔

روسی اسلامی کانفرنس

یہ خبر جملہ مسلمان عالم کے لئے نہایت مسرت انگیز ہے کہ مملکت روس میں جو دو سال سے مسلسل خون ریزی و بدامنی کی شکار رہی ہوئی ہے اُن کے برادران دین اپنے حقوق و فوائد کی حفاظت و توسیع میں کامیاب کوششیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۹ اگست گذشتہ کو جو شاندار کانفرنس عام مسلمانان روس کی ہوئی تھی اس کے کار آمد ریزولیوشنوں پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ اور تمام علاقوں کے اہل اسلام کانفرنس کی مجوزہ تدابیر سے کام لینے پر مستعد پائے جاتے ہیں۔ علاقہ قوقاز کے ارمنی و تاتاری باشندوں کی باہمی جنگ و جدل پر مجلس مذکور میں جو اظہار تاسف کیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ ان قبائل کی صلح و آشتی کی صورت میں نکل رہا ہے۔ اور آئندہ تنازعات کا سدباب کرنے کے وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ قابل قدر وہ معاہدات ہیں جو تاتاری علماء اور ارمنی پادریوں کے مابین قیام امن و امان کے متعلق ہوئے ہیں۔ قوقاز کا ظالم دبے ور دو گورنر جنرل "گلاشچائف" جسے مسلمانوں سے خصوصاً عناد تھا۔ کانفرنس کی درخواست پر موقوف کیا گیا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ پبلک رائے کی کچھ وقعت کرنے لگی ہے اور مسلمانوں کے اظہار وفاداری کو قدر کی نظر سے دیکھتی ہے۔ حال کی کانفرنس نے اگلی کانفرنس کا ذہ پروگرام جو سینٹ پیٹرزبرگ میں تیار کیا گیا تھا۔ بدستور رہنے دیا ہے اور پندرہ سرگرم ممبر صدر دفتر سینٹ پیٹرزبرگ میں کام کرنے کے لئے منتخب کئے ہیں جو سب کے سب نامور اور ذی وجاہت اور حمایت دین کے نشہ میں سرشار ہیں۔ خدا ان کی محنتوں کو بارور کرے۔

مسلمانان بنگال میں بیداری کے آثار

تاہم معتبر بیانات کی عدم موجودگی میں جہاں تک انیگلو انڈین صحائف اور بنگالی اخبارات کی تحریروں سے غور و خوض کے بعد نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ یہ دریافت کرنا قدرے طمانیت بخش ہے۔ کہ مسلمانان بنگال سر فلر بہادر کے استعفا سے متاثر ہو کر زمانہ کی رفتار اور وقت کی ضرورت پہچانتے چلے ہیں اور کچھ کچھ بیدار ہو کر اپنے حقوق و فوائد کی توسیع و حفاظت میں کوشش کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ تقسیم بنگال کی سالگرہ کے دن اُنہوں نے ہر مقام پر مسرت و شادمانی کا اظہار کیا اور نئے صوبہ کے صدر مقام ڈھاکہ میں ایک ایسا عظیم الشان جلسہ ترتیب دیا جسکی وقعت مخالفین تقسیم کو بھی ماننی پڑی ہے۔ جلسۂ مذکور چالیس ہزار آدمیوں کی شمولیت سے کثرت حاضرین میں کلکتہ کے "راکھی بندھن" والے انبوہ پر بھی شرف لے گیا تھا۔ اور ڈھاکہ میں اس نے ایک تہوار یا میلے سے بھی بڑھ کر رونق و شان پیدا کر دی تھی۔ لوکل گورنمنٹ نے مسلمانوں کی درخواست پر اس روز جملہ دفاتر عدالت میں نصف یوم کی تعطیل کی تھی اور تمام یوروپین حکام سیر دیکھنے کے لئے مقام جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سر فلر کے استعفٰی پر اظہار افسوس کرنے کے لئے مسلمانوں کا جو جلسہ چند ماہ قبل ہوا تھا۔ اس کے سوائے جلسۂ گذشتہ کی شان و شوکت اور بھیڑ بھاڑ کی کوئی نظیر مشرقی بنگال میں پیدا نہیں ہوئی۔ سب سے بڑھ کر شاندار و موثر نظارہ وہ تھا۔ جبکہ دس دس ہزار کی ٹولیوں نے صفیں باندھکر نماز ادا کی اور ایک ساتھ معبود حقیقی کی درگاہ میں سر نیاز جھکایا۔ (پیسہ)

ایران۔ کی پارلیمنٹ کا نامہ نگار طہران اطلاع دیتا ہے۔ کہ قومی مجمع کھولا گیا تمام نائب علموں کے اندر ایک کمرہ میں جمع ہوئے ایک کرسی پر کھڑے ہو کر شاہ نے سب کو خوش آمدید کیا۔ سفرائے خارجیہ کے قائمقام بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم نے شاہ کا ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں امید ظاہر کی گئی تھی۔ کہ قومی مجلس شورائے سے قوم کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

مسلمانان دہلی امیر کابل کے آنے پر بہت بشاش ہیں۔ وہ ایڈریس خیر مقدم کے دینے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

درخواست:۔ مسلمانان مدراس نے بصدارت پرنس آف ارکاٹ ایک جلسہ کر کے ہز اکسلنسی لارڈ منٹو سے درخواست کی ہے کہ وہ صاحب وزیر ہند سے سفارش کریں کہ ہندوستان کی تمام ہائی کورٹوں میں ہر صوبہ سے لائق لائق مسلمان لے کر ججی کے عہدوں پر ممتاز کیا جاوے جلسہ نے موقوفی قرنطینہ کے لئے ہز اکسلنسی کا شکریہ بھی ادا کیا۔

نوٹس

بنام حافظ محمد حسین صاحب احمدی ڈنگوی سلمہ ربہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جہاں آپ ہوں۔ خواہ کیسے ضروری کام میں مصروف ہوں۔ بدیدن اس تحریر کے بمقام مانسہرہ مکان منشی مطیع اللہ صاحب گرداور قانون گو تشریف لے آویں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا آپکے آنے پر عام جلسہ ہوگا ضروری آویں۔ آنے جانے کا کرایہ آپ کو مل جاوے گا۔

انتخاب الاخبار

امرتسر مین بافندگی کی سودیشی کمپنی بنی سرمایہ پچاس ہزار ۲۹۰۰۰ ہزار خرید چکے ہیں۔

بدھ وار رات کو شملہ میں اور بھونچال آیا متواتر دو دفعہ محسوس ہوا۔ دھکہ نصف گھنٹہ تک تھی۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۶۲۱۶ فوتیان ہوئین۔ پنجاب ۱۴۹۱۔ متحدہ ۲۶۹۔

بمبئی مین ایک فرضی تاجر محمد علی حاجی قاسم کو چھ ماہ قید سخت ہوئی۔ حاجیون کا ۸۰۰ روپیہ لوٹا تھا

روس و جاپان میں جدید تجارتی معاہدہ طے پارہا ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں اس کے مسودے پر غور کر رہے ہیں۔

نقصان:۔ اٹلی کا مشہور غبارہ باز سگنر دان ڈلہ اپنی ایک حال کے تجربہ کے وقت ایک جھونپڑی پہ گرا۔ اور اس کی کھپریل توڑ ڈالی۔ اور باغ کا گھیر گرادیا۔

افتتاح:۔ یکم اکتوبر کو چین مین پیکین سے کالگن تک پل کا افتتاح ہوا۔ اِس لائن کے مکمل ہو جانے پر پیکین اور لندن کے مابین راستہ صرف ۱۲ دن کا رہ جائے گا۔

اتفاق:۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی پریسیڈنٹی کے لئے محترم بزرگ ہند یعنی مسٹر دادابھائی نوروجی جس جہاز پر آئینگے۔ اس جہاز کا نام بھی انڈیا ہی ہے

حادثہ:۔ بھاونگر مین پٹاخے چلاتے ہوئے دو لڑکے سخت زخمی ہوئے۔

سندہ میں ہیضہ۔ حیدرآباد سندھ سے ۱۳ اور ۴۴ ماہ حال کو کے مابین ۵ وارداتوں کی خبر آئی ہے۔

موزنگ مین واردات قتل۔ ۲۶ر اکتوبر کی رات کو موضع موزنگ کے مشہور آلو بھانڈ کو اس کے کسی رشتہ دار نے گنڈاسے سے زخمی کیا۔ رات کو اس کی ابتر حالت تھی۔ صبح سنا کہ مرگیا۔ یہ شخص اس نواح مین اپنے پیشہ مین اور نیز مرثیہ خوانی مین بڑا استاد مشہور تھا

شمالی امریکہ مین ملک چین پارس کی ثابت ہوئی ہے۔

دسہرہ کے دن ولایتی مال کی صرف ساڑھے اکیس ہزار گٹھریوں کا سودا اگلے سال کے لئے ہوا۔

اس مین سے بھی انیس ہزار گٹھڑیان صرف ولایتی دبا گئے کی ہوں گی۔

بنارس کے پاس ایک یوریشین گارڈ چلتی گاڑی پر سوار ہوتا ہوا گر پڑا اور سخت زخمی ہوا۔

مسٹر بادشاہ پارسی اخبار نویس نے ایک اخبار ولایت مین جاکر جاری کیا ہے۔

لاہور کا چڑیا گھر پبلک کے لئے کھل گیا ہے بہت سی نئی ایزادین ہوئی ہیں۔

جس شخص پہ بڑودہ مین فرضی مہاراجہ جودھپور بننے کا جرم قایم تھا۔ اور جسکی بطور شاہی مہمان کے خاطر و مدارات کی گئی تھی۔ اس کو بڑودہ کی عدالت سے دو سال قید کی سزا ملی ہے۔

شاہ کابل کے لئے آگرہ مین کیمپ نصب کرانے کی غرض سے ایک مبصر ولایت سے بھی آیا ہے کئی ایک والیان ریاست بھی مدعو ہون گے غالباً لاہور میں بھی امیر ممدوح کے لئے ایک کیمپ قائم کیا جائے گا۔

فلاڈلفیا کے محکمہ حفظان صحت و ضعات نے تجویز کیا ہے۔ کہ جن کے بچون کے بشرے سے ظاہر ہو۔ کہ وہ قدرتی طور پر مجرمانہ خصایل کی طرف مائل ہون گے۔ ان کے قومی اعضاء کو کمزور کرکے ان کو چالاک سے سست بنادیا جاوے۔

سری نگر سے محکمہ تار کا ایک عہدہ دار کلکتہ کو گیا ہے تاکہ وہان سے بے تار کی خبر رسانی کا کام سیکھ کر کابل کو جاوے۔ امید ہے۔ کہ اس کا سلسلہ امیر صاحب کے کابل پہنچنے پر وہان شروع ہو جائے گا۔ اور پھر ہندوستان اور دنیا بھر کی خبرین کابل پہنچ سکین گی۔

پونا شہر مین طاعون کم ہے مگر چھاؤنی مین یاوتی ہے۔ یوروپین لوگ برابر مبتلا ہوتے ہین۔ دو یوروپین لیڈیان بھی مر چکی ہین۔

لاہور کی سٹی پولیس لائن مین مسلمان ملازمون نے چندہ جمع کرکے ایک مسجد تیار کرنی شروع کی ہے اس کار خیر مین تمام مسلمان اعلیٰ افسران پولیس نے بھی حصہ لیا ہے۔

مراکو مین پھر بد امنی پھیلتی جاتی ہے۔

بمقام شوشا دو ارمنی (روس) گرجون مین ۴۴ بم کے گولے اور بہت سے اسلحہ پائے گئے تین پادری گرفتار ہوئے ہین۔

ہانگ کانگ دخانی جہاز ہانکو پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ سینکڑون چینی مسافر جل گئے اور اسباب قیمتی تباہ ہوگیا۔ یوریین مسافر اور ملاح بچ گئے۔

گورنمنٹ امریکہ نے مشرق اقصےٰ کے اسکواڈرن مین چار طاقتور آہن پوش کروزر روں کے اضافہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ امریکہ کے فوائد کی نگہداشت زیادہ موثر طریقہ سے ہوسکے۔

سررشتہ ڈاک ہند مین پچھلے سال ۵۰ کروڑ ۳۹ لاکھ خطوط کاسنی ارڈ وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

کلکتہ مین ایک پولیس مین کو ایک راہ چلتے چھوکری پر ناجائز حملہ کرنے کے جرم مین ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا

پونا کا شہر بباعث زور طاعون کے بالکل خالی اُجاڑ پڑا ہوا ہے چھاؤنی مین بھی زور طاعون ترقی پر ہے

فریخ تلمروکے مقام چندر نگر مین (متصل کلکتہ) ۲۳ کو سخت آگ لگی۔ بتیس مکانات راکھ ہوگئے

جاپان مین امریکن کے خلاف نفرت کا فیلنگ تیز ہے۔ خوف ہے۔ کہ جاپانی دوستی و تجارت کھو جائین۔

امرتسر مین افواہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کے حلقے مین انقلاب ہوا چاہتا ہے۔ حلقہ امرتسر کے انسپکٹر مدارس صدر بجائے امرتسر کے گورداسپور کو منتقل کردین گے اور اس کے بعد کوئی وجہ نہین ہے۔ کہ وہ حلقہ گورداسپور نہ کہلائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ٹیچران کی تربیت کے لئے گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ خاص گورداسپور مین ایک جدید نارمل سکول جاری کیا جاوے اور جہان نارمل سکول ہے انسپکٹر صاحب کا وہین رہنا ضروری ہوگا یہ بھی خبر ہے کہ امرتسر ٹمپرنس ایسوسی ایشن کی تاثیر زبردست ہے بروے ان قواعد کے کسی گرجہ یا مسجد یا مندر یا مدرسہ کی نواح مین شراب کی دوکان نہین کھول سکتے ہین۔ اس قاعدہ کا حوالہ دے کر ایسوسی ایشن مذکور شراب فروشی کی چھ دکانین بند کرا چکی ہے اور دو اور دوکانون کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ عجب نہین کہ ان کو بھی زندہ نہین چھوڑے گی

بدرِ صادق

۱۳ رمضان ۱۳۲۴ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۰۶ء

رمضان المبارک

۴

بعض لوگ افطار کے وقت میں بہت تنگی کرتے ہیں۔ جب تک کہ آسمان پر سیاہی نہ پھیل جاوے۔ تب تک افطار نہیں کرتے۔ یہ درست نہیں۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو تنگی میں ڈالنے سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افطار میں جلدی کیا کرو۔ کیونکہ افطار میں دیر کرنا یہودیوں کی عادت ہے۔ ہمارے ملک میں ہندوؤں کی عادت ہے۔ حاملہ عورت اور جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت۔ ان کے واسطے جائز ہے کہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اس کے عوض (اگر طاقت ہو) تو ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

روزے کا بڑا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان تقویٰ میں ترقی کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری۔ روایت ہے۔ ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہ چھوڑے باطل بولنا اور برے کام کرنا۔ پس اللہ کو اس بات کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا۔

مثل مشہور ہے۔ کہ بے نماز اور بے عمل روزہ دار ایسا ہے۔ جیسا کہ بیل بھوکا پیاسا تھان پر بندھا رہے۔

اخراجات لنگر خانہ مسیح موعود

گذشتہ پرچہ اخبار میں ناظرین نے سید حامد شاہ صاحب کا مفصل مضمون دربارہ مصارف لنگر خانہ پڑھا ہوگا۔ شاہ صاحب موصوف کو چونکہ سلسلہ حقہ کے انتظامی معاملات پر غور کرنے اور ان کی طرف توجہ کرنے کے ساتھ خاص دلچسپی ہے۔ اس واسطے ان کو لنگر خانہ کے مشکلات سے اطلاع ہوئی۔ ورنہ یہ مشکلات اس قسم کے ہیں۔ کہ قادیان میں رہنے والوں میں سے بھی تھوڑوں کو ہی اس سے پورے طور پر اطلاع ہو سکتی ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لنگر کا انتظام ہمیشہ سے خود حضرت اقدس کے ہاتھ میں ہے۔ اور حضرت کے تمام معاملات ہمیشہ توکل پر چلتے ہیں۔ اگر ایسا موقعہ بھی آجاوے اور آجاتا ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک روپیہ بھی نہ ہو۔ اور لنگر کا مہتمم آٹے کے خریدنے کے واسطے یک صد روپیہ مانگتا ہوا دروازے پر کھڑا ہے۔ تو حضرت کی عادت نہیں۔ کہ وہ کسی کے سامنے ذکر کریں۔ کہ آج لنگر کے فنڈ کی یہ صورت ہے۔ اور خدائے قادر ہمیشہ ایسے مشکل اوقات پر کوئی نہ کوئی سامان بہم پہنچا ہی دیتا ہے۔ جو شخص بطور خود حضرت کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔ یا ماہوار بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہے۔ وہ حضرت کے پاس پہنچتا ہے۔ لیکن جو نہیں دیتا اس سے کبھی مانگا نہیں جاتا۔ اس صورت میں احباب کے واسطے خود ہی لازم ہے۔ کہ وہ چندہ لنگر کے واسطے فکر کریں اور جو تجویز شاہ صاحب موصوف نے ناظرین کے سامنے پیش کی ہے۔ میرے نزدیک وہ بہت عمدہ ہے۔ اور اس پر ضرور عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ یہ الٰہی سلسلہ ہے خدا تعالیٰ نے اس کی بنیاد رکھی ہے اور خدا کے وعدے سچے ہیں۔ جس عمارت کی بنیاد خدا تعالیٰ کے حکم اور وحی سے رکھی گئی ہے۔ وہ تھوڑے دنوں میں ایک محل بن جائیگا۔ اور دوستوں کے واسطے آرام کی جگہ ہوگا۔ اور دشمنوں کے واسطے موتوا بغیظکم کا آواز سنائیگا۔ یہ تو ہوگا اور ضرور ہوگا مگر مبارک ہیں وہ جن کی کمائی کی ایک اینٹ ابھی سے اس محل میں لگ جائے۔ کیونکہ بعد میں حصول ثواب کے یہ موقع باقی نہ رہیں گے۔

ڈاکخانہ قادیان۔ ابھی چند سالوں کی بات ہے۔ کہ ڈاکخانہ قادیان ایک مدرس پرائمری کے پاس تھا جس کہ شاید ڈھائی روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا تھا اور قادیان کی ڈاک کی تھیلی اتنی چھوٹی ہوتی تھی۔ کہ اس سے کئی گنی بڑھ کر اب قادیان کے ایک ایک عملہ کی ڈاک ہوتی ہے یہاں سے باہر جانے والی ڈاک اگر ایک میگزین کو ہی دیکھا جاوے۔ تو روانگی کے دن دو ڈاکخانوں کا کام ہوتا ہے لیکن باہر سے یہاں آنے والی ڈاک کا یہ حال ہے۔ کہ بعض دفعہ صرف بدر کے دفتر اور اس کے اہل عملہ کی ڈاک پوری تھیلی سے کم نہیں ہوتی۔ ٹھیک اندازہ تو افسران ڈاکخانہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر اخباروں کی طرف دیکھا جاوے۔ تو اس سارے ضلع میں کسی ڈاکخانہ سے بھی اس قدر اخبارات روانہ نہیں ہوتے جسقدر قادیان سے۔ بلکہ مجھے تو معلوم نہیں کہ ضلع گورداسپور کے کسی اور شہر سے کوئی ایک اخبار بھی نکلتا ہو۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کی برکت ہے۔ کہ ایک چھوٹا سا گاؤں دن بدن اس قدر ترقی کر رہا ہے۔ کہ ایک شہر بنتا جاتا ہے۔ ڈاکخانہ کے ذکر میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ یہاں کے سب پوسٹماسٹر منشی اللہ دتا صاحب کے کام پر ان کے نگران افسروں نے ہمیشہ نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان سے پہلے جو صاحبان یہاں سب پوسٹماسٹر رہے ہیں وہ ہمیشہ کام کی کثرت کی شکایت کرتے تھے۔ حالانکہ اسوقت اتنا کام نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ ایسے لائق اور کارکن کی امید ہے۔ کہ محکمہ ڈاکخانہ ضرور قدر اور عزت افزائی کرے گا۔

مشنری لیڈیاں۔ صاحب اخبار عام ایک ہندو لڑکی کے مشنری لیڈیوں کے زیر علاج ہونے پر گم کئے جانے اور اسپر مقدمہ بازی کا ذکر کر کے شکایت کرتے ہیں کہ مشنریوں کی ایسی کارروائیاں ان کے رفاہ عام کاموں پر پانی پھیر دیتی ہیں اصل بات یہ ہے کہ مشنری صاحبان حسن نیت کے ساتھ کوئی کام رفاہ عام کا نہیں کرتے بلکہ ان کے ہر ایک کام میں جو لوگوں کے دکھلانے کیواسطے بظاہر ان کے فائدے کے لئے کیا جاتا ہے دراصل یہ نیت مخفی ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی حیلہ سے مخلوق کو عیسائی بنا کر مردم شماری میں بھرتی کریں *

گے آمدی گو پیر شدی

آریون کے فرقے کو پیدا ہوئے ہنوز کوئی تیس چالیس کے قریب گذرے ہون گے۔ کہ ابھی سے اس مین فرقہ بازیان اور اختلاف در اختلاف شروع ہو گئے اور پھر تعجب یہ ہے۔ کہ اُن فرقون کے بھی آگے مختلف فرقے بنتے جاتے ہین۔ اور آپس مین ایکدوسرے کو بہت بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ اور ضخیم کتابین صرف آپس کے ذاتی حملون پر لکھ رہے ہین۔ جس مذہب کی بنیاد روحانیت پر نہین ہوتی۔ اور صرف ایک سوسائیٹی کے طور پر دنیاوی فرقہ ہوتا ہے۔ اس کا انجام یہی ہو سکتا ہے۔ آج کل گروکل کے ایک افسر صاحب نے ایک بڑی کتاب اپنے ایک مخالف آریہ کے جواب مین لکھی ہے۔ جس کا پڑھنا اس لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہ آریہ لیڈر آپس مین ایک دوسرے پر کس قدر حسن ظن رکھتے ہین

یادگار پیشگوئی لیکھرام

لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے سچا واقع ہونے کی تاریخ دراصل تو ایک اسلامی یادگار ہے۔ مگر چونکہ اسلامیون کو سردست ایسے معاملات کی طرف توجہ نہین۔ اس واسطے خود آریہ صاحبان ہی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار ہر سال قائم کر دیا کرتے ہین۔ اور علاوہ سالانہ یادگار کے اور بھی کئی طرح سے یادگارین قائم کی جا چکی ہے مثلاً رسالہ آریہ مسافر وغیرہ ان سب یادگارون کے واسطے آریہ صاحبان کا شکریہ ہے۔ کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی صداقت کے نشان کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی کوشش مین لگے رہتے ہین۔

پادری فتح مسیح

عیسائی اخبارون کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ پادری فتح مسیح صاحب چھاتی مین پانی بھر جانے کے سبب مر گئے ہیں۔ اور اخبار تحفۂ سرحدیون ان کے مرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تعریف مین یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ اکثر مرزائیون کے ساتھ اُن کا ٹاکرا ہاکرتا تھا۔ اس فقرہ کی کسیقدر تشریح کر دینا مناسب ہوگا۔ کہ مرزائیون کے ساتھ پادری فتح مسیح کا ٹاکرا ہاکرتا تھا۔ اور اس تشریح کے ذیل مین سب سے اول یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات اور پیشگوئیوں کا تذکرہ سن کر ایک دفعہ پادری فتح مسیح نے بھی یہ دعوے کیا تہا کہ مجھے الہامات ہوتے ہین۔ لیکن اُن کے افسر پادری صاحب نے جو انگریز تھے صاف کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے۔ ہمارے مذہب مین کسیکو ملہم نہین مانا جاتا اور نہ ہم اسبات کو مانتے ہین۔ کہ اب کسی کو الہام ہو سکتا ہے بلکہ مذہب عیسوی کے رُو سے الہام کا دروازہ بالکل بند ہے۔ غالباً اُس انگریز پادری صاحب نے علیحدگی مین پادری فتح مسیح کو کوئی ڈانٹ بتلائی ہوگی۔ کہ اس دن کے بعد پھر انہون نے الہام کا نام نہین لیا۔ یہان تک کہ جس شخص کے مقابلہ مین یہ الہامی دعوی کیا تہا اس کے دیکھتے دیکھتے ہی قبر مین جا پڑے۔ اور عیسائی اخبارون کو اس حسرت کا موقعہ دے گئے۔ کہ "ابھی تو پچاس برس کی عمر بھی نہ تھی کہ اس جہان کو چھوڑ گئے۔" ایک دفعہ پادری صاحب کی تحریک پر ایک بڑے جلسے مین عیسائیون نے حضرت اقدس مسیح موعود کو کہا کہ اگر آپ کو الہام ہوتے ہین۔ تو ہم ایک بند لفافے مین کچھ مضمون رکھتے ہین۔ آپ بتلا دین۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مین بتلاؤنگا۔ مگر پادری صاحبان کو حوصلہ نہ پڑا۔ اور اس واسطے وہ اس امتحان سے خود بھی باز آئے۔ رسالہ نور القرآن کا حصہ دوم بھی پادری صاحب ہی کے چند سوالات کے جوابات مین لکھا گیا تہا اور جب وہ رسالہ پادری صاحب کو بھیجا گیا۔ تو دندان شکن جواب دیکھ کر جب سوچا۔ کہ اب اس کا جواب لکھنا ناممکن ہے۔ تو نہایت تنگ ظرفی کے ساتھ سارے رسالے کو سیاہی کے ساتھ ملوث کر کے واپس کر بھیجا۔

بڑے گرجے مین جنگ

اخبار نور افشان ۲۶ اکتوبر کے پرچہ مین یورپ کے آزاد خیالون کے ہاتھون جو صدمہ عیسوئیت کو پہنچ رہا ہے۔ اس پر گریہ و زاری کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"تمام یورپ مین سے فرانس ایک ملک ہے جس مین دہریون اور آزاد خیالون کا بڑا زور ہے۔ ایسا کہ ملک کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا گیا ہے ۱۱ ستمبر کو فرانس کے شہر مولنز مین نئے بشپ کے جس کو پوپ نے حال ہی مین مقرر کیا تھا۔ شہر مین داخل ہونے کی تقریب پر ایک سخت لڑائی نمایان ہوئی۔ رومن کیتھولکون نے اس نئے بشپ کا بڑی شان و شوکت اور ادا کے رسمیات مفروضہ سے خیر مقدم کیا۔ بہت سے لوگ سٹیشن سے کیتھڈرل تک اُس کے ہمراہ تھے مگر فرانس کے آزاد خیال والون نے ایک جتھا بنا کر بشپ صاحب مذکور کا خوب تمسخر اڑایا اور اس پر تالیان بجائیں اکثر آزاد خیال والون نے یہ بھی چاہا۔ کہ بشپ صاحب کی گاڑی کو اُلٹ دین۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ان کی گاڑی کے گرد رومن کیتھولکون کی ایک بڑی مضبوط باڈی گارڈ تھی۔ لوگون کے بڑے نعرون اور خوشی کے شور کے ساتھ بشپ صاحب کیتھڈرل مین رونق افروز ہوئے یہان پر ایک بڑی جماعت آپ کی منتظر تھی داخل ہوتے ہی دروازے بند کر لئے گئے اور آزاد خیال والون نے گرجے کو باہر سے محصور کر لیا۔ پہلے تو وہ سب باغیانہ نعرے مارتے اور معنویانہ گیت گاتے رہے۔ مگر آخر کار انہون نے کیتھڈرل کے ایک پہلو کا دروازہ توڑ ہی لیا اور اندر گھس گئے جہان مین خوب لڑائی ہوگی اور بہتون کے سر پھوٹے تاوقتیکہ سپاہیون نے امن قائم کیا۔ کیتھڈرل کے چارون طرف سوار حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے اور کل رسم بامن و امان ختم ہوئی۔"

دراصل اس ساری خرابی کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے۔ اگر یسوع جیسا مثلث خدا یورپ کے پڑھون کے آگے پیش نہ کیا جاتا تو وہ خدا کے منکر ہی کیون ہوتے۔

رمضان المبارک مین رعایت

براہین احمدیہ اصل قیمت ۵؎ رعایتی قیمت ۲ء/۱۲ جلد کی قیمت ۱۲/

درثمین اصل قیمت ۴/ رعایتی قیمت ۲/۸ جلد کی ۲/

[illegible]

درس قرآن

سورۃ النصر

(گذشتہ سے پیوستہ)

فتح مکہ اس سورہ شریف میں اذا جاء نصر اللہ والفتح میں لفظ فتح سے مراد فتح مکہ ہے فتح مکہ کو فتح الفتوح بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ فتح تمام اسلامی فتوحات کی ابتدا تھی۔ فتح مکہ کا واقعہ اسطرح ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک رؤیا دیکھا کہ آپ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم مکہ معظمہ کو گئے ہیں اور وہاں مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہیں اور بال کترواتے ہیں۔ جیساکہ مکہ معظمہ میں سے احرام کھولنے کے بعد کیا جاتا ہے چونکہ اس وقت مسلمان کفار کے ہاتھوں سے بہت تکلیف اٹھا رہے تھے اور مکہ میں کفار کا غلبہ تھا اور مسلمانوں کو زیارت کعبۃ اللہ کے حصول میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ اس واسطے اس مبشر مکاشفہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ جیساکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہی کہ وہ خداتعالیٰ کے وعدوں پر پورا ایمان لاکر اور خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کے پورا ہوجانے پر یقین کرکے ان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا کیا کرتے ہیں اسیطرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رؤیا کی سچائی پر یقین کرکے سفر مکہ کی تیاری کی اور چودہ سو اصحاب کے ساتھ شہر مکہ کی طرف آئے۔

بعض نادان لوگ ایسے موقعہ پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ پیشگوئی کو پورا کرنے کیواسطے کوشش کیوں کیجاتی ہے۔ وہ تو خدا کا وعدہ ہے ہر حال پورا ہوگا ایسے اعتراضات تمام انبیاء پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بدقسمت لوگوں نے بھی یہ اعتراض خدا کے مرسل حضرت مسیح موعود پر کئے کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلیڈر کیوں کھڑا کیا اور شادی کے موقع پر آپ نے خط وکتابت وغیرہ کوششوں میں کیوں حصہ لیا۔ تعجب ہے کہ یہ اعتراض خود مسلمان اور دوسرے اہل کتاب عیسائی بھی کرتے ہیں۔ جنکی کتب میں انبیاء کی اس سنت کی بہت سی نظیریں موجود ہیں مسلمانوں کیواسطے تو خود یہی ایک قصہ کافی ہے۔ جو اس سورہ شریف کے متعلق بیان ہوتا ہے اور عیسائیوں کیواسطے خود یسوع کی لائف میں بہت سے ایسے واقعات موجود ہیں۔ یسوع بچہ ہی تھا کہ اسکی جان بچانے کے واسطے اسے خفیہ طور پر ملک مصر میں لے گئے۔ اور پھر عین نبوت کے زمانہ میں جب دشمنوں سے خوف بڑھا۔ تو اپنے شاگردوں کو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ میں یسوع مسیح ہوں پھر بزعم متی کی توریت کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے خود گدھی کا بچہ منگوا دیا تاکہ اسپر سوار ہو۔ غرض ایسے طریق پر اعتراض کرنا ایک جاہل متعصب کا کام ہے۔ خود دنیا کے اندر ہم دیکھتے ہیں کہ جب مثلاً ایک بادشاہ ایک محل کے تیار کرنے کے واسطے حکم کرتا ہے۔ تو خدام اور ملازمین اس حکم کی تعمیل میں دل وجان سے مصروف ہوجاتے ہیں اور وہ محل تیار ہوجاتا ہے گو ظاہری نظر سے دیکھنے والا نادان یہ کہ سکتا ہے کہ یہ محل فلان معمار یا فلان مزدور نے بنوایا ہے۔ تاہم دانا لوگ جانتے ہیں کہ اس محل کا اصل بانی بادشاہ [illegible] کا حکم ہے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت تھی۔ کہ کوئی ایسا محل تیار کر دیتا۔ گو یہ مثال ادنیٰ درجہ کی ہے۔ تاہم اس سے ایک فہیم سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ انجینیئر بادشاہ کا حکم پاکر یقین کرلیتا ہے کہ اب مجھے اس محل کے تیار کرنے کیلئے تمام سامان مہیا ہوجائیں گے اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہیگی اور میں کامیاب ہوجاؤنگا اور اس یقین کو ساتھ لیکر وہ کام شروع کردیتا ہے اور اس کے واسطے تمام اسباب بامراد ہونے کے بنتے چلے جاتے ہیں۔ اسیطرح ایک مامور من اللہ خدا کے حکم پر پورا یقین اور ایمان رکھکر اس کو پورا کرنے کے درپے ہوجاتا ہے۔ اس کا خود پیشگوئی کے پورا کرنے میں مصروف ہوجانا اس کے اعلیٰ ایمان اور یقین اور صداقت کی ایک بین دلیل ہوتی ہے اگر اسکو اس الہام کی سچائی پر یقین نہ ہوتا اور اسمیں کچھ وہم اور وسوسہ ہوتا تو وہ ہرگز اسکی طرف متوجہ نہ ہوتا کسیکو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ تجھے بچہ دیویں گے اور تیری نسل سے ہوگا تو کیا وہ فکر نہ کرے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہونچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ جنگ کیلئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ انپر نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جسمیں کسی کو ضرر ہو۔ پیشدستی نہ فرماتے تھے۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بمعہ دو اور اصحاب کے اہل مکہ کیطرف بھیجا کہ میں جنگ کیواسطے نہیں آیا۔ صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں۔ اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤنگا۔ حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہونچے۔ تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ انہوں نے جواب دیا میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریم کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا اس قسم کی گفتگو میں قریش نے روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نسبت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسیوقت اسی کفار مسلمانوں پر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہوگئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی شرارت اور فساد کی خبر ملی۔ تو آپ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے ان سے بیعت لی۔ سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کی قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے پہنچ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیتوں کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیشکردہ سب باتیں مانکر صلح کرلی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے اور ایسی شرطیں مان لیں جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔ پھر یہ کہ دوسرے سال آویں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں پھر ایک شرط یہ بھی کی تھی۔ کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ میں چلا آئے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجاوے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو۔ اسوقت مسلمانوں کیطرف ہوجائے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے چنانچہ ایک قبیلہ جسکا نام اوائل تھا۔ قریش کے عقد وعہد میں ہوا

اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدون ادائے رسم مدینہ کو واپس چلے آئے اور اسی مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کر دی۔ اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی۔

جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد واپس مدینہ کو تشریف فرما ہوئے تو کچھ عرصہ کے بعد کفار مکہ نے عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرایط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے نئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنیسے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہوگئی۔ تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بیخوف وخطر و تیز نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہوگئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہوگیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہوگئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی عمدرافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھکر وہ بھاگ گئے۔ اور انہوں نے اپنے نامن کو بھیجکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں عرض کیا۔ خزاعہ صلحنامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کی بخلاف سازش کرنا اور انکو اسطرح سے قتل کرنا دراصل اسی سبب سے تھا ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا

نُصِرتَ یا عمرو بن سالم

ادہر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے اور ابو سفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کی ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی ابتک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دلمیں ایک چالاکی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہوا اور صلح کی مدت بڑہا دیجاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بد عہدیونکو بارہا دیکھ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہونچ چکی تہی۔ آپ نے ابو سفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے تب آپنے فرمایا۔ الحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکے کو چلا گیا۔

ابو سفیان کے جانے کی بعد آنحضرت صلی اللہ وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں اور اس نصرت الٰہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام کا سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور انکی بد ایمانی اور خزاعہ کا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مکہ پر چڑہائی کی چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی شرائط کی آپ نے پابندی کی جسکی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔ فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جائے اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس جگہ سارہ والے واقعہ کا بیان کر دینا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اور وہ اسطرح سے ہے کہ سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تہی اور خاندان بنی ہاشم کے زیر سایہ پرورش پایا کرتی تہی ان ایام میں جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی طیاری کی آپ کے پاس مکہ میں آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ آئی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں کہ میں مسلمان ہو کر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اسوقت محتاج ہوں اور آپکا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اسواسطے میں آپ کی پاس آئی ہوں تاکہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے اسپر آنحضرت نے بعض لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اُس کو کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہوگئی جب روانہ ہونے لگی تو حاطب نے جو کہ اصحاب میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دیدینا۔ اس بات کو اُس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لیگئی۔ اس خط میں حاطب نے اہل مکہ کو خبر کی تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑہائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الٰہی خبر ملگئی کہ وہ ایک خط لیکر گئی ہے۔ چنانچہ آپنے اسیوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بمعہ عمار اور ایک جماعت کے روانہ کر دیا کہ اسکو پکڑ کر اُس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا۔ اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ جبپر حضرت علی نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹھ نہیں کہا گیا بذریعہ وحی الٰہی کے خبر ملی ہے خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اُس نے خط اپنے سر کے بالوں میں سے نکالدیا۔ جب خط آگیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطب کی طرف سے ہے تو حاطب بلایا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اُس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے کہ جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبرگیر نہیں ہے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں حضرت عمر نے چاہا کہ حاطب کو قتل کر دیں مگر آنحضرت نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اصحاب بدر یہ خوشنودی کا اظہار کر

شعر و سخن

رُباعی در شان امام علیہ السلام

رنجور ترے در سے دوا پاتے ہیں
بیمار ترے دم سے شفا پاتے ہیں

اے مہدی وقت رہنمائی سے تری
بھولے ہوئے سب راہ خدا پاتے ہیں

نظم

اے دوستو! اٹھو کہ یہ وقت امام ہے
در اس کا آج مرجع ہر خاص و عام ہے

یہ وہ امام وقت ہے جسکو رسول نے
امت کے ہاتھ پہلے سے بھیجا سلام ہے

تجدید دین میں وہ شب و روز ہے مگن
تائید حق کی اسکو لگن صبح و شام ہے

ہرگز وہ کھانے پینے میں پاتا نہیں مزا
یہ لطف ہے کہ نام خدا سے ہی کام ہے

دل میں ذرا نہیں زر و گوہر کی دوستی
شہرت طلب ہے اور نہ جویائے نام ہے

رگ رگ میں رچ گئی ہے مئے حب احمدی
محبوب حق کے پیار سے لبریز جام ہے

یار ازل کے حسن پہ مرتا ہے روز و شب
دل میں جو اس کے حب بقاء دوام ہے

احمد میں مٹ کے احمد مرسل بنا ہے وہ
احمد نبی کا وہ دل و جان سے غلام ہے

اسلامیوں کے سر سے اٹھا دیا نکال
عیسیٰ کی زندگی کا جو سودائے خام ہے

عیسےٰ کو آسمان پہ سُلایا ہے خلق نے
اس اضطراب میں اُسے سونا حرام ہے

عیسیٰ جیسی جناب معہ پر ہیں غضب
رونے کا سر کو دھننے کا لوگو! مقام ہے

پڑتی ہیں اُسپہ گالیاں کیوں شیخ و شاب کی
کیوں ہر طرف سے مورد تیر ملام ہے

بس اتنی بات پر کہ کئی لاکھ ہیں مُرید
کیوں اس کے در پہ خلق کا یہ ازدحام ہے

کہتا ہے وہ جہان کو باتیں خدا لگی
لکھتا ہے وہ کہ مجھ سے خدا ہمکلام ہے

کہدو کہ یہ کرشمے خدا نے دکھائے ہیں
یہ رب ذو الجلال کا سب انتظام ہے

عیسےٰ اُتر چکے پہ یہ اپنے مسیح ہیں
یہ اُس خدائے پاک کا سچا پیام ہے

سایہ میں اس کے بدلے پایا ہے پھر کمال
سورج کے پرتوے پہ قمر کا نظام ہے

اس نے کیا ہے ناطقہ ہر یاوہ گو کا بند
قابو میں اس کی باگ سے ہر بدلگام ہے

اے بدر تیری خدمت دین کا اثر ہے یہ
دین خدا کا دل میں جو کچھ احترام ہے

صادق کی خدمتوں کا ملیگا ضرور پھل
ثاقب جو چندے بدر کا یہ التزام ہے

نماز جنازہ

سید محمد علیشاہ صاحب سید الوالی سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ان کے والد بزرگوار جناب سید امیر علیشاہ صاحب ملہم چندروز خفیف بخار میں مبتلا رہ کر ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء کا دن گذرنے کے بعد رات کو بوقت ۸ بجے رہ گرائے عالم جاودانی ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک نیک بخت بزرگ تھے حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ کمال محبت کا تعلق آپ کو حاصل تھا۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ تھی۔ کہ قریباً ہر شب کو وہ کسی گذشتہ ولی اللہ یا نبی اللہ یا خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت مرزا صاحب کے مسیح و مہدی ہونے کی تصدیق سُنا کرتے تھے۔ کئی سو دفعہ آپ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق آپ کے بہت سے اشتہار بھی شائع ہو چکے ہیں۔ جو مخالف پیرزادوں اور نام کے صوفیوں کے واسطے ایک کافی حجت ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

بدر خواتین

حضرت اقدس بارہا فرمایا کرتے ہیں اور تاکید کیا کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا سلوک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ انسان کا کمزور حصہ ہیں عورتوں کو قدرتاً وعظ و نصیحت کے سننے کا اور دینی علوم کے مطالعہ کا بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن جو کچھ وقت اور فرصت دینی علوم کے حصول کے واسطے عورتوں کو میسر آسکتا ہے۔ وہ بھی اس زمانہ کی بد رسوم کے مطابق انہیں نصیب نہیں ہو سکتا۔ عورتوں کی تعلیم کی طرف ہمارے ملک میں بہت ہی کم توجہ ہے اور یہی حال عموماً احمدی جماعت میں بھی اس پرانی رسم کے مطابق ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ عورتوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ کریں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اصحاب کے درمیان عورتیں دینی واقفیت سے بہت سا حصہ حاصل کئے ہوئے ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ جہاد کے موقعہ پر بھی میدان جنگ میں اپنے خاوند اور رشتہ داروں کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔ عورتوں کے متعلق دینی مسائل کا بہت سا حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال سے اور آپ کی معرفت سنی ہوئی احادیث سے حل ہوتا ہے۔ اخبار بدر میں جب سے یہ کالم کھولا گیا ہے۔ صرف تین بہنوں نے اب تک اس طرف توجہ کی ہے۔ اہلیہ ملک کرم آلہی صاحب نے۔ اہلیہ اکمل صاحب نے اور بنت غلام محمد پھلوری صاحب نے اور بس۔ خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور دوسری بہنوں کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

دُعا مدد محمد اکرام احمدی چانگریان سے تحریر فرماتے ہیں کہ اُن کا فرزند محمد حسن بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے واسطے درخواست ہے۔

درخواست دعا بھائی غلام احمد صاحب مہجور کشمیری عرصہ سے بیمار ہیں۔ اس لئے احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کے لئے دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار محمد حسین کاتب

انّی مُہینٌ من اراد اہانتک

الحکم اور وطن

(رقم زدہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

میرے دوستو میں اسوقت ایک ایسے معاملہ کی نسبت قلم اٹھانے لگا ہوں جسکی نسبت کچھ نہ لکھنے سے میرا دل مجھکو ملامت کرتا اور وہ ایک تازہ کفر فروشی ہے جسکا مرتکب ہندوستان کا مشہور مدعی حب الوطنی وطن کا ایڈیٹر ہے پہلی دفعہ جب وطن کے ایڈیٹر کی اس کارروائی کی نسبت جسکی بابت میں ابھی آپ کو کچھ کہنا چاہتا ہوں ایڈیٹر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا تو میں نے چنداں اوسکا خیال نہ کیا اور نہ ابھی وہ وقت آیا تھا۔ کیونکہ پبلک کی آنکھیں بڑی بے صبری سے ایڈیٹر وطن کی طرف لگی ہوئی تھیں کہ اس زبردست اعتراض کا جواب وہ کیا دیتا ہے۔ مگر زیادہ انتظار نکرنا پڑا اور ایڈیٹر الحکم کیطرف ایڈیٹر وطن کا وہ کارڈ پہنچا جو کہ الحکم کے کالموں میں آچکا ہے اور پبلک اوس سے آگاہ ہو چکی ہے۔ اور اب غیر مناسب نہوگا کہ میں اسکی نسبت کچھ لکھوں اس کارروائی یہ ہے کہ وطن میں مدت تک ایک اشتہار نکلتا رہا ہے جسمیں ایڈیٹر صاحب نے مسلمانوں کو چند کتابوں کے خریدنے کی بہت ہی ترغیب دی اور ان کتابوں کو نادر اور مفید ثابت کرنے کیلئے بہت کوشش کی ہے۔ اور اپنے خیال فاسد میں مسلمانوں کو ان کتابوں کے پڑھنے کی اسقدر ضرورت سمجھی ہے کہ قومی ہمدردی سے مجبور ہو کر انکی قیمت بھی گھٹا دی اور جو کتاب بیس کی تھی اسکے بارہ روپیہ پر فروخت کرنیکا اعلان دیا اور جو کتاب چھ کی تھی اسکی رعایتی قیمت چار پر ہی اکتفا کیا۔ یہ مقام بہت ہی خوشی کا تھا کہ ایک شخص اپنا ہرج کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر افسوس کہ بہت دن اس خوشی سے مسرور رہنے کی نوبت بھی نہ آئی اور ابھی بہت کچھ ملاقات ہی نہ ہوئی تھی کہ ایڈیٹر الحکم نے راز افشا کر دیا۔ اور جو پوشیدہ تھا اوسکو خدا کی عنایت سے کھولدیا۔ اور پبلک پر ظاہر کر دیا کہ یہ سب ایک دغابازی تھی جو ایڈیٹر وطن نے بیچاری نیم مردہ قوم کو لوٹنے کی غرض سے کی تھی۔ اور چاہتا تھا کہ رعایتی قیمت کے اشتہار کی ٹٹی کی آڑ میں غریب مسلمانوں کا شکار کھیلے۔ مگر چاہ کنندہ را چاہ در پیش۔ سوچا تھا کچھ اور ہو گیا کچھ اور بجائے اسکے کہ کچھ روپیہ جمع ہوتا اور اس قابل تقلید خیال کی تکمیل کیلئے خرچ کیا جاتا جو ابھی ابھی آپ کو سوجھا تھا۔ یعنی اس روپیہ کو سود پر دیا جاتا اور بصورتیں آپکو اس سے بہت کچھ نفع اٹھانے کا خیال تھا۔ الٹی ذلت اور رسوائی اٹھانی پڑی اور اس قوم پر جسکے آگے آپ اپنے آپکو ایک بڑا متقی پارسا اور نیک ثابت کرنا چاہتے تھے کھل گیا کہ آپ صرف ایک نفس پرست انسان ہیں جسکو کہ سوائے روپیہ جمع کرنیکے اور کوئی فکر ہی نہ ہو۔ وہ دغابازی یہ تھی کہ ایڈیٹر صاحب وطن جن کتابوں کی اشاعت سخت ضروری سمجھتے تھے اور غریب مسلمانوں کو بار بار انکے خریدنے کی ترغیب دیتے تھے۔ وہ میور صاحب کی کتاب در بارہ رد اسلام اور ینابیع الاسلام وغیرہ تھیں اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں نے کسطرح اسلام اور اسکے بانی پر حملے کئے ہیں اور کسطرح ہمارے برگزیدہ لوگوں کو برا بھلا کہا ہے اے ایڈیٹر وطن غور کر اور اپنے دل میں سوچ کہ کیا تو اسبات کو مناسب سمجھتا ہے۔ کہ غریب مسلمانوں کو جو کہ آگے ہی بہت کچھ صدمہ اٹھا چکے ہیں ایک اور دھکا دیا جائے اور انکو اس تاریکی کے گڑھے میں گرا دیا جائے جہاں سے نکلنا ناممکن ہو۔ اے بندۂ خدا اپنے گریبان میں منہ ڈال اور دیکھ کہ تو نے کیا کارروائی کی ہے۔ خدا سے ڈر کر جواب دے کہ کیا یہ تیری کارروائی خیالات سے ومائی سے مبرا تھی؟ اور تو نے مسلمانوں کو زہر کھلانیکی کوشش کرنے پر ہی بس نہیں کی بلکہ تو نے رعایتی قیمت کا جھوٹا اشتہار دیا اور جو کتاب آٹھ کو ملتی تھی وہ بیس کی ظاہر کر کے بارہ کو بیچنی چاہیں اور جو کتاب ۲ کو آتی تھی وہ ۶ کی ظاہر کر کے ۴ کو بیچنی چاہیں کیا یہ دھوکہ نہ تھا اور کیا اسکا نام فریب سے لوگوں کا مال لوٹنا نہیں۔ اے ایڈیٹر وطن اگر آپ میں کچھ بھی حیا اور دانائی ہوتی تو آپ ہرگز ایسا کام نکرتے اور پیشتر اس اشتہار کے دینے کے سوچتے کہ میں کیا کام کرنے لگا ہوں۔ افسوس آپ نے اول تو اسلام کو ایک سخت صدمہ پہنچانے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو لوٹنا چاہا اور جب بعد ازاں آپکو ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ ایڈیٹر الحکم نے متنبہ کیا اور اس خواب خرگوش سے جسمیں کہ آپ بیہوش پڑے تھے جگایا تو بجائے اسکے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے الٹا گلے کا ہار ہو گئے اور اس ضرب المثل کے مصداق بنکر کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے لگے ایڈیٹر الحکم کو آنکھیں دکھانے مگر اس غصہ بیجا سے اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا آپکو اسوقت عقل سے کام لینا چاہیے تھا جب آپ اس اشتہار کو لکھنے بیٹھے نہ کہ اسوقت جبکہ کمان سے تیر چھوٹ چکا تھا اور اب تو "اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" والا معاملہ ہے۔ اور آپکے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کھلا خط دیکھکر جو الحکم میں شائع ہوئی تھی آپکے ہوش ہوا ہو گئے ہیں اور یہ اس نے آپکو جواب دے دیا ہے۔ ہاں کچھ ہوش تو کرو کہ آپکا یہ جواب کہ ہم نے ان کتابوں کو اسلئے منگوایا اور شائع کرنا چاہا ہے کہ تا روشن خیال مسلمان انکو پڑھیں۔ اور یہ کہ جبتک ہم مخالفین اسلام کی کتابوں کو نہ دیکھیں تو انکے خیالات سے کیسے آگاہ اور انکے تدارک ورد کے لئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں"۔ کس حد تک قابل پذیرائی ہے؟ کیا یہ جواب اس قابل ہے کہ اسکو باور کیا جائے؟ آپکو معلوم نہیں کہ قرآن شریف نے ایک خاص گروہ کی نسبت کیا کہا ہے جو بری باتیں شائع کرتا ہے خدا نے فرمایا ہے کہ شیطان تمکو فحشاء کی ترغیب دیتا ہے اور میں تمکو نیکی کی طرف بلاتا ہوں کیا ان لوگوں کا یہ حق نہ تھا جو اسوقت شیطان کے ہتھیار بن رہے تھے کہ فریاد کرتے۔ کہ ہم تو صرف یہ باتیں اسلئے پھیلاتے ہیں۔ کہ مسلمان انسے آگاہ ہوں اور کفر کے جواب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہیں کیا یہ لہو لعب کا جواب نہیں؟ کیا آپکو معلوم نہیں کہ ایسے لوگوں کے حق میں خدا تعالےٰ نے کیا فرمایا ہے؟۔ اور اگر آپکی بات کو مان بھی لیا جائے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ میور وغیرہ بھی بڑے بڑے پارسا ہوں اور انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپایا۔ اور چونکہ مسلمان ان اعتراضات سے ناواقف تھے اسلئے انہوں نے کمر ہمت کسکر اسبات کی کوشش کی کہ ایسی کتابیں لکھیں جن سے مسلمانوں کو کفر کے برخلاف ایک جوش پیدا ہو اور وہ ان کی اعتراضات سے بھی بخوبی واقف ہو جائے۔ کیوں صاحب کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور کیوں میور کو آپ سے بڑھکر درجہ نہ دیا جائے اور یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ حب قومی میں یعنی اسلام کی محبت میں گوئے سبقت لے گیا ہے۔ یا کم سے کم بائیبل بک سوسائٹی کو کیوں آپ پر سبقت نہ دی جائے کیونکہ وہ آپ سے بڑھکر کام کرتی ہے آپ تو غریب مسلمانوں سے روپیہ بھی لیتے ہیں اور وہ مفت لاکھوں اعتراضات جو عیسائیوں کے دلوں میں انکی کم فہمی کیوجہ سے اسلام پر ہوتے ہیں مسلمانوں میں شائع کرتی۔ اور کوئی دن نہیں گزرتا کہ دنیا کے کسی حصہ سے بائبل سوسائٹی کا کوئی دل آزار اشتہار نہ نکلتا ہو۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ میری نیت نیک تھی اور میں نے غلطی سے ایسا کام کیا مگر وہ رعایتی قیمت کا پر فریب اشتہار ہر وقت آپکی آنکھوں کے آگے آپکو خود اپنے نفس میں شرمندہ کریگا۔ کہ میں ظاہر کیا کرتا ہوں اور میرے دل میں کیا تھا۔ آپ نے اپنے اس خط میں جو آپ نے ایڈیٹر صاحب الحکم کو لکھا ہے۔ یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کھلی چٹھی کو پڑھکر مجھکو رونا بھی آیا اور ہنسی بھی میرے خیال میں آپکو اسبات کے لکھنے کی کوئی بڑی ضرورت نہ تھی کیونکہ ہر ایک عقلمند انسان خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ بیشک آپکو ہنسی بھی آئی ہوگی اور رونا بھی ہنسی تو اس بات پر کہ نادان مسلمانوں نے کسطرح میری چکنی چپڑی باتوں سے پھسلائے جا کر یا تھوں ہاتھ اس مضرت رساں کتاب کو خرید لیا اور رونا اسلئے کہ اب تو بھانڈا پھوٹ گیا اور نہ صرف آمدنی بند ہو گی بلکہ کالک کا ٹیکہ لگائے ہیں لگیگا اے ایڈیٹر وطن آپ ذرا غور تو کریں کہ ہم لوگ کہا تک آپکے جواب کو مان سکتے ہیں آپ اس تک اخبار میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایک صاحب دین اسلام سے برگشتہ ہو کر کوئی اور مذہب اختیار کرنے والے ہیں۔ چاہیئے کہ جو صاحب انکو کچھ سمجھانا چاہیں ایڈیٹر سے پتہ پوچھکر ان سے خط و کتابت کریں اور آپ یہ بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ ایک عہدہ دار اور گریجویٹ ہیں (اگرچہ آپکی مہربانی سے انکا نام تو مجھکو معلوم ہے مگر چونکہ آپ نے اخفا کیا ہے اسلئے میں بھی ظاہر نہیں کرتا) اور ساتھ ہی میور صاحب کی کتابوں کا بھی اشتہار دیتے ہیں۔ ہاں ایسے ایڈیٹر صاحب میں نہایت ہی ادب سے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا ایسے ہی روشن دماغ لوگوں کیلئے آپ نے میور صاحب کی کتابیں تجویز کی ہیں جیسے کہ متذکرہ بالا صاحب۔ اپنی دل میں سوچو اور غور کرو کہ کیا یہ ایسی ہی زہریلی کتابوں کا اثر نہیں

جو ایک شخص کو دین اسلام کی جھوٹے پر مجبور کر رہا ہے۔ نہیں ایک نہیں آپ جیسی قومی فدائیوں نے ہزاروں کو تباہ کیا ہے۔ اور خدا نخواستہ اگر چندے یہی حال رہا تو بہت سے اور ونکو بھی آپ لے ڈوبیں گے۔ شاباش یہی خدمت دین ہے اور یہی خیر خواہی مسلمانان ہے جو کہ آپ کر رہے ہیں۔ بیشک جو بات حضرت آدم سے لیکر آجتک کسی نبی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی وہ آج مولوی انشاء اللہ صاحب کی سمجھ میں آئی ہے اگر یہ درحقیقت مفید ہوتا تو پہلے تو نبی کریم مخالفین کے اعتراضوں کو اکھٹا کرکے اور لکھوا کر مسلمانوں میں عام طور سے شائع کرتے پھر حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کو چاہیے تھا کہ مسیلمہ کذاب کی الفیل مالفیل ہزاروں کاپیاں مسلمانوں میں تقسیم کرتے تاکہ وہ ایک جھوٹے مذہب کا جواب دینے کیلئے ہروقت تیار رہیں۔ اور ایسا ہی حضرت عمرؓ پر لازم تھا کہ فارس کے فتح کرتے ہی جب مذہب زردشتی رکھنے والوں کا واسطہ مسلمانوں سے پڑا تھا تو زردشت کی چاروں کتابیں مسلمانوں کو بانٹتے تاکہ وہ ان لوگوں کے زہریلے اثر سے محفوظ رہیں۔ لیکن نہیں ازل سے لیکر اب تک کسی عقلمند آدمی نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ یکطرفہ بات سننے سے انسان کے دل پر بہت برا اثر پڑتا ہے آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اسلئے ان کتابوں کو فروخت کرنا چاہا کہ مسلمان انکا جواب دینے کی قوت پیدا کریں مگر سوچو تو سہی کہ جسکے دل میں اسبات کا جوش پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دے کیا اسکے لئے عیسائیوں کی مذہبی کتابیں فروخت کرنیوالی دوکانیں بند ہیں کہ آپ نے ان باطل سے بھری ہوئی کتابوں کے فروخت کرنیکا ٹھیکہ اٹھایا ہے اور جسکے دل میں ایسا مادہ ہی نہیں کہ وہ جواب دے سکے تو اسکو ضرورت ہی نہیں کہ وہ ان کتابوں کو پڑھے۔ بلکہ اسکو تو یہ کتابیں پڑھنی ہی نہیں چاہئیں۔ کیونکہ اسمیں یہ تو مادہ ہی نہیں کہ انکا جواب دے۔ ہاں اپنا ایمان کھو بیٹھے گا اور آپکی تو نیت ہی یہی معلوم ہوتی ہے کہ ایک گروہ آپ کی بدولت دائرہ مذہب اسلام سے خارج ہو جائے۔ آپ نے اشارۃً تک نہیں کیا کہ یہ کیسی کتابیں ہیں اور مذہب اسلام کے برخلاف ہیں یا موافق اور آیا یہ کتابیں ایسے لوگوں کو خریدنی چاہئیں جو انکے جواب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا کیا بلکہ آپنے غریب مسلمانوں کو دھوکا دیکر نہایت پلید کتابیں اور وہ بھی گراں قیمت دینی چاہیں اور ارادہ کیا کہ الٹے استرہ سے انکا سر مونڈیں۔ اے ایڈیٹر وطن تو حد سے مت گذر اور حضرت مسیح موعود کے مبارک نام کو اپنے اس مقابلہ میں مت لا۔ تیری کیا طاقت ہے کہ تو ان کے مقابلہ میں آئے اور تیرا کیا منہ ہے کہ انکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ تو پہلے اپنی حالت پر نظر کر کہ تو دھوکے اور فریب سے کفر کو بیچ رہا ہے اور وہ خدا کا برگزیدہ بندہ ہر طرح کے وسیلوں اور رات دن کی کوششوں سے دین اسلام کو پھر دوبارہ زندہ کرنے کی تدبیریں عمل میں لا رہا ہے اور اسکے ادنے غلاموں نے وہ وہ اسلام کی خدمتیں کی ہیں کہ مخالف بھی قائل ہیں۔ کیا تجھکو ریویو آف ریلیجنز کی خدمات معلوم نہیں۔ کیا الحکم اور بدر تیری نظروں سے پوشیدہ ہیں۔ اور ان کے علاوہ مختلف رسائل اور سینکڑوں کتابیں جو اس جماعت کی طرف سے نکل رہی ہیں کیا انکا تجھکو علم نہیں۔ کیا بات ہے کہ تو اے میرے لائق مہربان اپنی زبان پر ان لوگوں

کا نام لاتا ہے جو کہ اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور جنہوں نے وہ کتابیں صرف اس لئے پڑھیں کہ تا انکا جواب دیں۔ انہوں نے وہ کتابیں بیچکر تیری طرح سے دام کھرے نہیں کئے بلکہ مول لی ہیں صرف اسلئے کہ انکا جواب دیں بلکہ جواب دیا ہے اور ایسا دیا ہے کہ مخالف عش عش کر اٹھے ہیں۔ میرے لائق مہربان کیا تو نہیں سمجھتا کہ تو تو ینابیع الاسلام کو گراں قیمت بیچ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود اسکا جواب لکھتے ہیں اور سینکڑوں انسانوں کو مفت تقسیم کرتے ہیں تو خود ہی انصاف سے بتا کہ اس صورت میں تو خدمت اسلام کر رہا ہے یا وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ چاند پہ خاک ڈالنے سے چاند نہیں چھپتا بلکہ خاک الٹی منہ پر پڑتی ہے۔ پس تو بھی ڈر تا ایسا نہو کہ ایک غیبی ہاتھ تجھکو ذلیل و خوار نکردے۔ دشمنوں کی ناپاک اور نجس کتابیں مسلمانوں تک پہنچانا اور کوشش سے مہیا کرنا خواہ یہ چند پیسوں کے ہی لئے کیوں نہو کوئی بہادری کا کام نہیں بلکہ قابل نفرین کام ہے کچھ ہمت تھی تو کوئی نیک کام کرکے دکھایا ہوتا۔ ورنہ یونہیں بیفائدہ نوک جھونک سے کیا فائدہ۔ کیا مرزا صاحب نے یا ان کی مریدین نے کبھی کوئی اشتہار دیا ہے کہ میور صاحب کی یا پادری سکاٹس صاحب کی فلاں کتاب اس رعایتی قیمت پر ہم فروخت کرتے ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اور یہ انکی شان کے ہی برخلاف نہیں بلکہ مذہب و عقیدہ کے بھی برخلاف ہے۔ تو پھر آپ کیوں بغیر کسی سوچے سمجھے کے انکو اپنے میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی انشاء اللہ صاحب خود اپنے ہم مشرب اور ہمارے مخالف مولویوں سے ہی دریافت کرو کہ وہ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ کافروں کے ساتھ بیٹھنے والا اور انکی کتابیں پڑھنے والا بھی اور بیچنے والا بھی کافر ہے۔ اب میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ ایک خدا کیطرف سے ذلت ہے جو آپ پر نازل ہوئی ہے۔ ہاں آپ لاکھ اس دھبہ کو مٹانا چاہیں مگر ممکن نہیں لوگ خوب سمجھتے ہیں کہ پاتال میں کیا ہے۔ اب مہربانی کرکے ہشیار ہو جاؤ اور ایک بات اپنے دل کی کانوں سے سنو اور اسپر غور کرو۔ کیا آپکو یاد نہیں کہ ایک دفعہ آپنے رسالہ میگزین کی یورپ امریکا میں اشاعت کے لئے کوشش کی تھی اور جب اہل حدیث وغیرہ نے مخالفت کی تو ڈر کے مارے کوئی حیلہ تراشنا چاہا جس سے آپ کی عزت میں بھی کوئی فرق نہ آئے اور قطع تعلق بھی ہو جائے۔ آخر سوچ سوچ کر یہ بات نکالی کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کا ذکر اس خیالی رسالہ میں بر سبیل تذکرہ بھی نہ آوے۔ اور نہ انکے عقائد اس رسالہ میں درج ہوں۔ کیا آپ کو پہلے اس کا خیال نہ تھا یا آپکو بذریعہ خطوط کی یہ بات بار بار ذہن نشین نہ کرائی گئی تھی۔ مگر آپکو تو ایک بہانہ چاہیئے تھا۔ کیا آپ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ اگر ایک عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی خصوصیتیں جو عام مسلمان انکو دیتے ہیں پیش کرتا۔ اور انکے خدا ہونیکا دعوی کرتا تو اسوقت بر سبیل تذکرہ یہ بات بھی نہ آتی کہ ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر نہیں بیٹھے بلکہ سرینگر کشمیر میں مدفون ہیں۔ اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ نہیں کرتے تھے۔ تو کیا یہ مرزا صاحب کا عقیدہ نہیں اور کیا آپ لوگ اسکے برخلاف نہیں۔ اور یہ کہ اسلام کو دوسرے مذہبوں پر ایک یہ فضیلت ہے کہ اس میں ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جنپر خدا کیطرف سے وحی نازل ہوتی ہے

کیا یہ آپ لوگوں کے برخلاف عقیدہ نہیں۔ تو کسطرح ایڈیٹر آپکی خواہشوں کے مطابق اپنی ضمیر کے برخلاف لکھ سکتا تھا اور کیا اگر وہ لکھتا تو وہ ایک فریب اور دھوکا نہ ہوتا۔ پھر ایسا رسالہ جو دھوکے اور فریب سے پر ہو کسطرح غیر اقوام کے روبرو پیش ہو سکتا تھا اور خود ایڈیٹر کسطرح انکو نباہ سکتا تھا۔ بات یہ ہے کہ یہ آپکو معلوم تھا اور آپنے بیفائدہ ظاہر کیا کہ آپکو یہ خیال ہی نہیں آیا۔ اور آپ سے درخواست ہی کس نے کی تھی۔ خود آپنے ہی تو سلسلہ جنبانی کی تھی پھر یہ بھی آپکو یاد ہوگا کہ اسوقت آپکو یہ جواب حضرت صاحب کی منظوری سے دیا گیا تھا۔ کیا اب اسلام ایک مردہ ہے اور بہت ہی گندے خیالات بلکہ جو اس قابل نہیں رہا کہ لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے مگر وہ اسلام جو نبی کریم کا مذہب تھا اور تمام آئمہ کرام کا مذہب تھا وہ ایک زندہ مذہب ہے۔ ایک ہی زندہ مذہب ہے اور اب خداتعالیٰ اپنے مسیح کے ذریعہ پھر اسکو پھیلانا چاہتا ہے آپنے وہ اوپر کا جواب سنکر کہ اسلام موجودہ رنگ ایک پھیکا رنگ ہے اور اسلام ایک مردہ مذہب ہو چکا ہے۔ بہت کچھ سخت سست کہا اور کل مسلمانوں کو اکسایا کہ اور اس پاک سلسلہ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ صرف اسلئے تھا کہ بعض خود غرضیوں کی وجہ سے آپ ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ آپنے شاید اس فقرہ کا جو آپکو لکھا گیا تھا مطلب نہ سمجھا۔ بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ جان بوجھکر پبلک کو دھوکا دینا چاہا جیسا کہ آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ اور آپنے لوگوں پر ظاہر کیا کہ یہ لوگ اسلام کو ہی ایک مردہ مذہب سمجھتے ہیں حالانکہ ہم ہی تو اسکو زندہ سمجھتے ہیں۔ ہم وحی کے قائل ہیں ہم پیشگوئیوں کے قائل ہیں ہم اسکے قائل ہیں کہ نبی کریم سے بڑھکر اور کوئی شخص نہوا نہ ہوگا نہ تو علوم دینیہ میں کامل نہ عمل میں کامل نہ خدا سے ایسا تعلق رکھنے والا بلکہ سب لوگ اس سے کمتر درجہ کے ہیں۔ اور برخلاف اسکے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو وہ خصوصیات عطا فرماتے ہیں جو خدا کے لئے ہی لازم ہیں مثلاً مردوں کو زندہ کرنا۔ اور جانور بنانا حالانکہ اس سے توحید میں فرق آتا ہے اور نبی کریم کی ہتک ہوتی ہے۔ اب سچ بتاؤ کہ ہم زندہ اسلام کے قائل ہیں یا آپ اگر پہلے کچھ آپ کو شک ہو سکتا تھا تو اب تو یقین ہونا چاہیئے کہ اب اسلام یہ موجودہ اسلام ایک مردہ مذہب ہے۔ اور خدا نئے سرے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہے۔ اور اب دم عیسیٰ سے اسمیں دوبارہ روح پھونکی جائیگی اور زندہ اسلئے کہ مسلمانوں کے سرگروہ۔ مسلمانوں کی بڑی بڑی دعووں والے مولوی خود ہی کفر فروشی پر آمادہ ہو گئے ہیں سچ ہے عمہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ جب خود ریفارمروں کا ہی خمیر بگڑ جائے تو کیوں ہر ایک کا دل کھٹا نہو۔ اے ایڈیٹر وطن سچ بتا کہ کیا اب بھی اس موجودہ اسلام کا مردہ ہونا تجھ پر ثابت نہیں ہے۔ تیری آنکھیں کیوں بند ہیں ذرا انکو کھول تا تجھکو کچھ نظر آوے تعصب کی اندھی عینکیں لگا کر مت دیکھ۔ دل کے آئینہ کو صاف کر اور نور کی روشنی کا عکس اسپر ڈال تا تیری آنکھیں کھل جائیں اور تیرے ارد گرد سے تاریکی کافور ہو جائے۔ اسلام مر چکا اور یقیناً مر چکا اور وہ دوبارہ زندہ ہونیکو ہے۔ تو نے قوم کو دھوکا دیکر خدا کے برگزیدہ سے بدظن کرنا چاہا مگر خدا کے ارادے پورے ہو کر رہتے ہیں اور انکی باتیں کبھی رد نہیں جاتیں۔ تو نے نا سمجھ مسلمانوں کو فریب دیا تا کہ وہ ہدایت کی راہ نہ پاسکیں اور تو نے خدا کے مامور کو ذلیل کرنا چاہا مگر خدا انکو فرماتا ہے انی مهین من اراد اهانتک۔ پھر کسطرح تو اپنی کوشش میں کامیاب

خواہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے زمین و آسمان ٹل جائیں لیکن یہ خدا کا نبی ناکام نہیں ہوگا اسکی مخالفت کرنیوالے تباہ ہونگے برباد ہونگے ذلیل و خوار ہونگے اور اس دنیا سے نامراد جائینگے مگر اسکا لگایا ہوا درخت بڑھیگا اور سرسبز ہوگا یہانتک کہ تمام دنیا اسکے سایہ تلے آجائیگی۔

ریویو

میز کی فریاد اور میز کی داد - ایک مختصر سی پھڑکتی ہوئی نظم صنعت وحرفت کی تائید میں منشی فاضل محمد نواب خان صاحب ثاقب نے لکھی ہے - قیمت ۔ر ملنے کا پتہ
محمد اسماعیل و عبد اللہ تاجران کتب و جلد ساز ان ریاست مالیر کوٹلہ -

جاگ اٹھو اہل وطن اب میز کی فریاد سے
ہو گئے بیجان جو نہیں غافل وطن کی یاد سے
صنعت وحرفت کی جب تمنے نہ دلسے داد دی
چیخ اُٹھے بے زبان بھی ملک کی بیداد سے

سرمہ نورانی - برائے ریویو ہمارے پاس آیا ہے - مشتہر کا دعوے ہے - کہ تمام امراض چشم مثلاً دھند - غبار - جالا - پڑوال وغیرہ کے واسطے مفید ہے - اس جگہ بھی ایک بیمار پر تجربہ کیا گیا اور مفید پایا - قیمت فی تولہ عہ
ملنے کا پتہ
عبد الغفار عبد الرشید - کمیشن ایجنسی - لودیانہ

رسوم جاہلیت جسمیں زمانہ اسلام سے پیشتر کے عربوں کی جملہ رسوم کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے - جہلائے عرب کے تمام عادات اور عبادات اور اوہام کا مفصل تذکرہ جو جابجا قدیم اشعار کے حوالہ سے لکھا گیا ہے - کتاب کے پڑھنے سے کم از کم دو فائدے ضرور حاصل ہوتے ہیں - ایک تو یہ کہ وہ کس قسم کا جاہل وحشی عرب تھا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا بھر کا استاد اور مہذب اور فاتح بنا دیا تھا - اور دوم قدیم عربی رسومات کے معلوم کرنے سے بعض آیات واحادیث کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے - کتاب کی لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے اور کتاب اول سے آخر تک دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے - قیمت عہ ہے اور منیجر دار الکتب ایجنسی انارکلی لاہور سے ملسکتی ہے -

الحجاب و تربیۃ المسلمات - ترجمہ اردو کتاب فصل الخطاب فی المرء والحجاب مولفہ محمد طلعت حربی مصری اس کتاب میں ان صاحبان کے خیالات کی معقول تردید کیگئی ہے جنکا خیال ہے کہ یورپ کی لیڈیوں کی طرح مسلمانوں کی عورتیں بے حجاب جدہر کو منہ اٹھے اور جسکے ساتھ چاہیں چلتی پھرتی ہیں - کتاب کی قیمت ۶ر اور دار الکتب ایجنسی لاہور

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد بدیل صاحب - ٹنڈو کمال ڈیرہ ضلع حیدرآباد سندھ
بوٹا ولد ماہیا صاحب - کھیوہ باجوہ - ضلع سیالکوٹ
میر محمد ولد حاکم شاہ صاحب " "
مسماۃ بیگم اہلیہ مولوی عمر الدین صاحب کلاس والہ "
والد محمد حیات صاحب - دہرم کوٹ رندہاوا
چودہری وزیر حسین معرفت منشی عمر الدین صاحب شملہ
عبد الرشید صاحب - گورنمنٹ پریس شملہ
آل حسین صاحب " " "
فضل داد ولد قطب الدین چک ۱۴۶ بھرائچ تحصیل لائلپور
غلام محمد نمبردار ولد قطب الدین صاحب " " "
حسین بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب " " "
برکت بی بی زوجہ فضل داد صاحب " " "
جیون ولد دولو صاحب " " "
محمد بی بی زوجہ جیون صاحب " " "
نواب ولد دولو صاحب " " "
حیات بی بی زوجہ نواب صاحب " " "
قاسم ولد قطب الدین صاحب " " "
جوادہ بی بی زوجہ قطب الدین صاحب " " "
فتح بی بی زوجہ قاسم صاحب " " "
اللہ دتا ولد قطب الدین صاحب " " "
خدا بخش ولد قطب الدین صاحب " " "
کرم داد ولد قطب الدین صاحب " " "
ابراہیم صاحب جٹ " " "
محمد بخش صاحب جٹ " " "
دولت بی بی زوجہ محمد بخش صاحب " " "
سید عبد اللہ صاحب " " "
شاہ محمد صاحب جٹ " " "
علی گوہر صاحب " " "
عمر بی بی زوجہ علی گوہر صاحب " " "
حیات بی بی " " "
دولتی زوجہ شاہ محمد صاحب " " "
جیوان زوجہ قطب الدین صاحب " " "
شیخ محمد اعظم صاحب " " "
دہیراں زوجہ محمد اعظم صاحب " " "
حویلی قوم جٹ " " "
بیگم زوجہ حویلی صاحب چک ۱۴۶ رکھ بھرائچ - لائلپور
راج بی بی زوجہ حیات صاحب - " " "
حافظ عبد اللہ صاحب " " "
محمد صاحب " " "
کرم بی بی زوجہ دولو صاحب " " "
منشی فتح محمد صاحب سارجنٹ درجہ اول محرر تھانہ بالو گنج ضلع شملہ
عبد العزیز صاحب صدیقی محرر - دفتر تحصیل گوجرانوالہ
اللہ دتا قوم جٹ - مگودہ - تگہ مہاراں - رعیہ سیالکوٹ
وڈ ہادا صاحب نمبردار چک ۱۵ مہدی آباد ضلع لائلپور
کرم دین صاحب ولد شرف دین صاحب قوم کشمیری سیکریاں - تحصیل کہاریاں -

رسید زر

۳- اکتوبر ۱۹۰۶ء عہ ۱۹۶ - عمر الدین صاحب
۴ - " " " عہ ۱۲۰۷ - سیٹھ موسیٰ صاحب
۵ - " " " عہ ۱۲۱۹ - جان محمد صاحب
۵ - " " " عہ ۱۲۲۴ - حمایت علی صاحب
۵ - " " " " عہ ۴۸ - مظفر الدین صاحب
۸ - " " " " عہ ۸۱۴ - سربلند صاحب
۸ - " " " " عہ ۱۲۱۳ - عبد العزیز صاحب
۸ - " " " " عہ ۳۸۷ - قطب الدین صاحب
۱۰ - " " " " عہ ۱۲۲۳ - شاہ دین صاحب
۱۱ - " " " " عہ ۱۲۳۶ - مرزا محمد علی صاحب
۱۱ - " " " " عہ ۱۱۶۳ - احمد بیگ صاحب
۱۲ - " " " " عہ - احمد الدین صاحب
۱۲ " " " عہ ۹۱۷ - بابو محمد اکبر خان صاحب
۱۲ - " " " " عہ - محمد یوسف صاحب
۱۲ - " " " " عہ ۱۱۰۶ - غلام محمد صاحب
۱۳ - " " " عہ - چوہدری حشمت دین صاحب
۱۵ - " " " " عہ ۱۱۹۸ - محسن محمد صاحب
۱۵ - " " " " عہ - جلیل احمد صاحب
۱۵ - " " " " عہ - فتح محمد صاحب
۱۵ - " " " " عہ - محمد جعفر صاحب
۱۹ - " " " " عہ - عبد الحاجی صاحب
۲۰ - " " " عہ - میاں چراغ دین صاحب
۲۲ - " " " " عہ ۱۱۲۹ - صاحبزادہ صاحب

اخبار بدر دو ماہ کیواسطے مفت

اخبار بدر دو ماہ کے واسطے مفت کسطرح مل سکتا ہے اسکی یہ صورت ہے جو صاحبان ابتک اس اخبار کے خریدار نہیں ہیں اور اب خریدار بننا چاہیں۔ اور انکیسال کا چندہ پیشگی عطا فرمائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں ان کا ارسال کردہ چندہ سنہ ۱۹۰۷ء کا چندہ شمار ہوگا۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء کے جسقدر اخبار ان کی درخواست کے دن سے لیکر اخیر سنہ ۱۹۰۶ء تک انکی خدمت میں ارسال ہونگے وہ سب بلاقیمت ہونگے۔ لیکن گذشتہ پرچے مفت نہ مل سکیں گے۔ درخواست پہنچنے کی تاریخ سے لیکر اخیر سال رواں تک کے پرچے مفت ملتے رہیں گے۔ امید ہے کہ بہت سے دوست اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

محمد صادق عفی عنہ مینیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

(رعایتی)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۵۰	۸۰	۴۵	۱۶	۴
½ صفحہ	۸۰	۴۵	۲۵	۱۰	۳
ایک کالم	۵۵	۳۵	۱۶	۶	۲½
½ کالم	۳۵	۱۸	۸	۱۶	۳
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۶	۳	۱¾
¼ کالم	۱۵	۸	۵	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

(۱) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

(۲) ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اجرت کے وصول ہونی چاہیئے۔

(۳) منیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی واپس کر دے۔

رمضان شریف میں رعایت

براہین احمدیہ مکمل نئی

رمضان شریف میں رعایتی قیمت ۱۲ار عہ جلد کی

قیمت ۱۲ار

دُرِّ ثمین (مکمل)

جسمیں مجموعہ حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام فارسی اردو سب شائع شدہ نظمیں

نہائت آب و تاب کے ساتھ ۱۸×۲۲ کے ۱۲ صفحہ کی موزون جیسی تقطیع پر چھپکر خوبصورت پرنیانی جلدیں بندھکر طیار ہوگئی ہے ہم نے احباب کے آرام کے لئے اسمیں ایک یہ بھی خوبی رکھی ہے کہ اردو و فارسی نظموں کے دو حصہ کرکے انکو علیحدہ علیحدہ نمبر دیدیئے ہیں جسکا فایدہ یہ ہے کہ جب کبھی حضور مسیح موعود کی کوئی نظم فارسی یا اردو میں شائع ہوگی تو ہم اسی تقطیع پر ان آگے کے نمبر لگاکر اسکو چھپوا دینگے اور وہ بھی قیمت پر خریداران درثمین کو بھیجدینگے جو اسی کتاب میں باسانی لگا سکیں گے اسطرح سے انکی کتاب مکمل بھی ہوتی جائیگی ورضایع بھی نہ جائیگی قیمت معہ جلد صرف آٹھ آنے محصول و پیکنگ ذمہ خریدار رمضان شریف میں ۸ار اور سے جلد کے ۸ار

ملنے کا پتہ
دفتر اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں انکو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے انشاءاللہ نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر شبہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا اندک خرچ دوائے کر لیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر
محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں
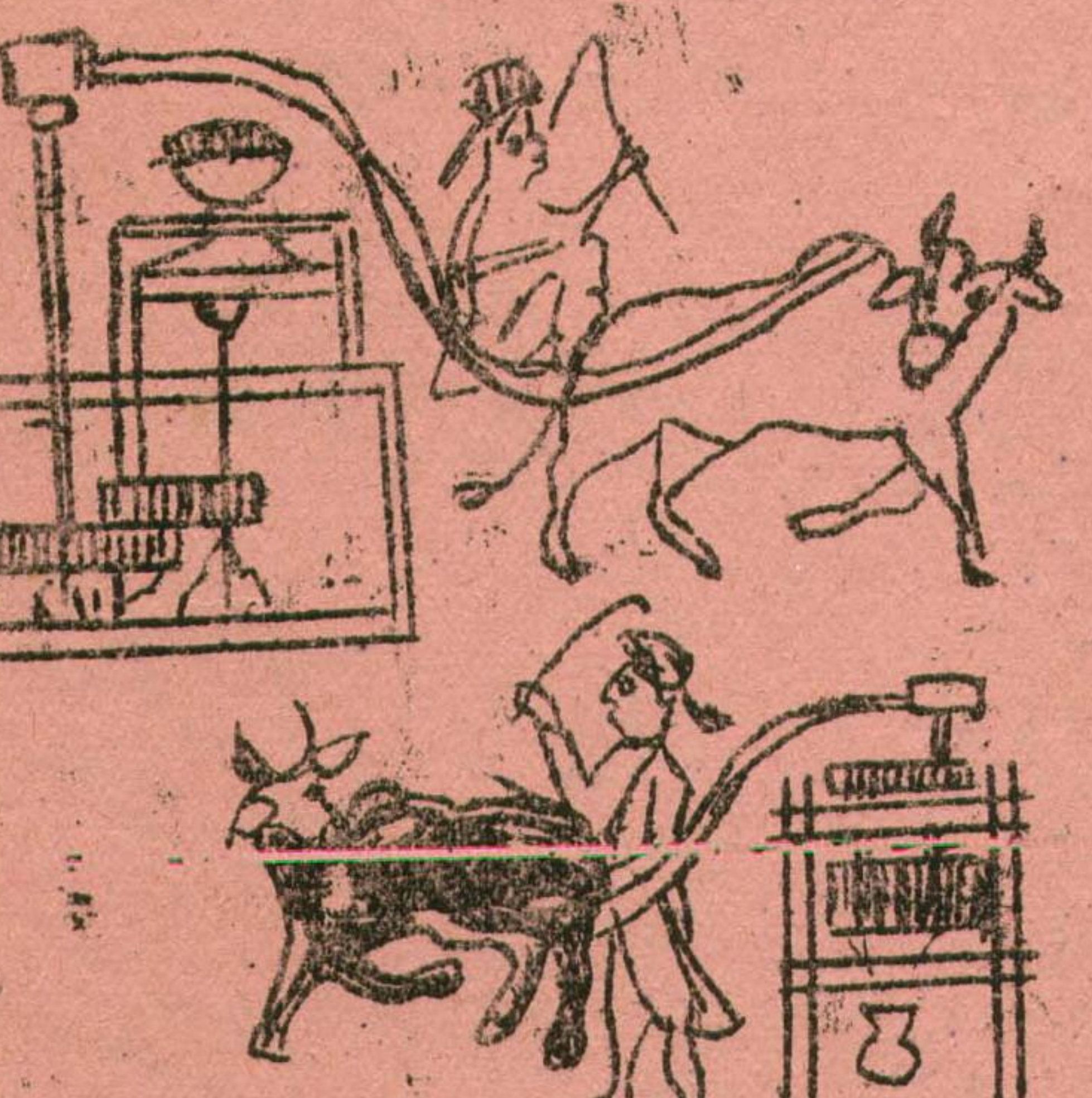
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ لیسا جاتا ہے وزن تخمیناً ۳ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۴۰ روپیہ اور دوم مبلغ ۳۰ مبلغ ۱۰ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد بیڑ لنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

رمضان شریف اور مفرح عنبری

رمضان شریف کے تشریف لانے سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ روزہ دار مفرح عنبری کس طرح اور کس وقت استعمال فرماوینگے۔ لہذا عام اطلاع کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔

کہ روزہ دار لوگ اگر کسی اور چیز کی بجائے مفرح عنبری سے ہی روزہ افطار کرین اور اوپر پاؤ بھر دودھ پی لیا کرین۔ تو بہ نسبت اور دنوں کے انہین بفضلہ بہت زیادہ مفید ہوگی۔ بہر حال روزہ دار لوگ افطاری اور سحری کیوقت شوق سے استعمال فرما سکتے ہین۔ ان دنوں مین خصوصاً اس لئے اور بھی زیادہ مفید ہے کہ عام پرہیز کا موقع اندنون مین خصوصیت کے ساتھ میسر آسکتا ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری کارخانہ رفیق الصحت حویلی کابلی مل۔ لاہور

بدر پریس قادیان میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا